الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں؟

یہ کہ مسمات نوراں بی بی دختر قطب دین قوم وٹو موضع بھوجیاں تحصیل و ضلع اوکاڑہ کی رہائشی ہوں یہ کہ مجھے ایک شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جو ذیل عرض کرتی ہوں۔

یہ کہ مسمات زینب بی بی دختر لکھن قوم وٹو کا نکاح زبردستی ہمراہ مسمی محمد یوسف ولد لکھن قوم وٹو سکنہ عنایت کے تحصیل و ضلع اوکاڑہ سے عرصہ تقریباً 15 یوم قبل کر دیا تھا۔ جو صرف نکاح ہی ہوا تھا۔ میں حلفاً کہتی ہوں کہ میرا نکاح زبردستی کیا گیا اور میری بیٹی کا نکاح فارم پر انگوٹھا لگوایا گیا میں اس نکاح پر راضی نہ تھی۔ بعد ازاں لڑکی کے نانا اور دوسرے رشتہ داروں نے میری بیٹی کو برآمد کیا نکاح فارم یاسین کی حویلی میں لکھا گیا۔ لڑکی کی والدہ اور دوسرے کوئی رشتہ داروں کو اس نکاح کے بارہ میں کوئی علم نہ تھا۔ اب علمائے دین سے سوال ہے کہ ایک زبردستی نکاح شرعاً جائز اور درست ہے یا کہ نہیں۔ فرمان رسول اللہ کے مطابق جواب دیکر عند اللہ ماجور ہوں کذب بیانی ہو گی تو سائلہ خود ذمہ دار ہو گی لہٰذا مجھے شرعی فتویٰ صادر فرمائیں

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصواب بشرط صحت سوال و بشرط صحت واقعہ بموافقہ سوال اور بر تقدیر صداقت گواہان مذکورین۔ اگر واقعی یہ نکاح دھکا کے ساتھ پڑھا گیا ھے۔ یعنی لڑکی سے اجازت نہیں لی گئی اور شرعی ولی والد وغیرہ نے زور زبردستی نکاح کر دیا ھے تو پھر یہ نکاح شرعاً صحیح نہیں ہوا۔ صحت نکاح کے لئے لڑکی اور اس کے شرعی ولی کی رضا مندی ضروری ھے۔ لڑکی کی والدہ کی رضا مندی کوئی ضروری نہیں۔ کیونکہ عورت ولی نہیں ہوتی۔ اس لئے والدہ کی اجازت کے بغیر بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ بہرحال بر تسلیم واقعہ اگر سچ مچ لڑکی کے ساتھ دھکا کیا گیا ہے تو پھر یہ نکاح نہیں ہوا۔ کیونکہ صحت نکاح کے لئے لڑکی کا اذن (اجازت) اور رضا مندی نکاح کی بنیادی شرط ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں ہے۔

ان اباهريرة رضى الله عنه حدثهم ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تنكح الايم حتى تستامر ولا تنكح البكر حتى تستاذن قالوا يارسول الله كيف اذنها قال ان تسكت۔ صحيح بخارى۔ باب لاينكح الاب وغيره البكر والثيب الابرضاها ج ۲ ص ۷۷۱۔

رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک بیوہ عورت سے مکمل مشورہ نہ لیا جائے اس وقت تک اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ اور اسی طرح کنواری لڑکی کے اذن کے بغیر اس کا کہیں نکاح نہ کیا جائے۔ صحابہ کرام نے سوال کیا کہ کنواری سے اذن کیسے لیا جائے گا؟ فرمایا اس کا خاموش رہ جانا اس کا اذن ہے۔

اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ شرعی اور صحیح نکاح کے انعقاد کے لئے لڑکی کا اذن اور اس کی رضا مندی ضروری ہے خواہ وہ بیوہ ہو یا کنواری ہو۔

(۲) **عن ابن عباس ان جاریتہ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھتہ فخیر ھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ راوہ احمد و ابوداود و ابن ماجتہ۔ سبل السلام** ج ۳ ص ۱۲۲۔ کہ ایک جوان لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے والد محترم نے میری مرضی کے بغیر میرا نکاح کر دیا۔ تو آپؐ نے اس لڑکی کو یہ نکاح بحال رکھنے نہ رکھنے کا اختیار دے دیا۔ مگر حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو مرسل قرار دیا ہے۔ لیکن اس جرح کا جواب یہ ہے۔

واجیب عنہ بانہ' رواہ ایوب بن سوید عن الثوری عن ایوب موصولا و رواہ عمر بن عثمان الرقی عن زید بن حبان عن ایوب موصولا واذا اختلف فی وصل الحدیث وارسالہ فالحکم لمن وصلہ وقال المصنف الطعن فی الحدیث لا معنی لہ لانہ لہ طرق یقوی بعضھا بعضا۔ سبل السلام ج ۳ ص ۱۲۲۔ کہ ایوب بن سوید اور زید بن حیان نے اس حدیث کو ایوب سے موصول روایت کیا ہے۔ اور پھر اس کی اسناد بھی متعدد ہیں جو ایک دوسری کو تقویت دے رہی ہیں۔ جس سے یہ روایت حجت بن جاتی ہے۔ ان دونوں احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ صحت نکاح کے لئے لڑکی کا اذن اور اس کی رضا مندی بلا جبر و اکراہ ضروری ہے۔ ورنہ دھکا شاہی اور زور زبردستی پر مبنی نکاح شرعاً منعقد نہیں ہوتا۔ پس صورت مسئولہ میں پڑھا گیا صحیح اور شرعی نکاح نہیں ہو سکتا۔

(۳) امام محمد بن اسمٰعیل الکحلانی الیمانی مزید لکھتے ہیں کہ اس نکاح کو اختیار کرنے اور نہ کرنے کی وجہ اور علت محض یہ ہے کہ اس لڑکی نے اس نکاح کو پسند نہیں کیا۔ کیونکہ اس حدیث میں یہی وجہ ذکر کی گئی ہے۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اس کو پسند نہیں کرتی تو پھر اس نکاح کو بحال رکھنے اور نہ رکھنے کا تجھے اختیار ہے۔ اور حافظ ابن حجر کا یہ کہنا کہ یہ محض ایک واقعہ ہے جو دلیل نہیں ہو سکتا صحیح نہیں۔ بلکہ عموم علت کی وجہ یہ عام حکم ہے۔ جہاں پر یہ علت کراہت پائی جائے گی وہیں یہ حکم ثابت ہو گا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا شرف الدین محدث دھلوی نے اس حدیث کو مرفوع اور قوی قرار دیا ہے۔ فتاویٰ نذیریہ ج ۳ ص ۲۹۷

(۴) **عن عائشہ ان فتاۃ دخلت علیھا فقالت ان ابی زوجنی من ابن اخیہ برفع خسیستہ وانا کارھتہ قالت اجلسی حتی یاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رسول اللہ صلی علیہ وسلم فاخبرتہ فارسل الی ابیھا فجعل الامر الیھا فدعاہ فجعل الامر الیھا فقالت یارسول اللہ قداجزت ماصنع ابی ولکن اردت ان اعلم النساء ان لیس للاباء من الامر شئی۔ رواہ النسائی سبل السلام ج ۳ ص ۱۲۳۔**

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ایک جوان لڑکی نے مجھے کہا کہ میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھتیجے کے ساتھ پڑھ دیا ہے تاکہ معاشرے میں اس کی ساکھ بحال ہو جائے۔ جو مجھے پسند نہیں۔ میں نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کریں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے اس کا واقعہ سن کر اس کے والد کو بلا کر اس لڑکی کو اس نکاح کے بحال رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار سونپ دیا۔ تو اس نے عرض کیا کہ حضرت میں اپنے والد کے پڑھے ہوئے نکاح کو بحال رکھتی ہوں۔ مجھے صرف عورتوں پر یہ مسئلہ واضح کرنا تھا کہ نکاح کے معاملہ میں والد مکمل بااختیار نہیں ہوتا کہ وہ اپنی بیٹی کے نکاح کے وقت اس کی رضا مرضی لینی ضروری نہ سمجھے۔ مزید تفصیل نیل الاوطار ج ۶ ص ۱۳۹ میں ملاحظہ کریں۔ خلاصہ کلام یہ کہ بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں نکاح نہیں ہوا کیونکہ اس میں لڑکی سے اجازت نہیں لی گئی۔ یہ محض شرعی مسئلہ کا اظہار ہے' فیصلہ نہیں۔ عدالت مجاز سے اس کی توثیق نہایت ضروری ہے۔ مفتی کسی بھی قانونی اور عدالتی کاروائیوں کا ہرگز ذمہ دار نہ ہو گا۔ ھذا ماعندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

محمد عبداللہ خان عفیف بن الشیخ محمد حسین رحمہ اللہ
صدر مدرس دارالحدیث چینیاں والی لاہور
مبعوث دارالافتا والارشاد ریاض

دوسری سالانہ انٹرنیشنل علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کانفرنس

یہ کانفرنس پورے تزک و احتشام کے ساتھ ان شاء اللہ 29 اکتوبر بروز جمعرات لاہور میں منعقد ہو رہی ہے جس میں بین الاقوامی اور ملکی زعماء شرکت فرما رہے ہیں۔ کتاب وسنت کی بالا دستی کو اپنا مشن سمجھنے والے علامہ صاحب کے تمام معتقدین سے امید ہے کہ وہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے دامے سخنے قدمے جدوجہد میں شریک ہوں۔

مجلس استقبالیہ
علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید انٹرنیشنل کانفرنس